اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ "مدینے کی برکتیں" پڑھ یا سُن لے، اُسے اپنے پیارے پیارے سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں کا پابند بنا اور اسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کا پرچہ کام آگیا (واقعہ)

قیامت کے دن کسی مسلمان کی نیکیاں میزان (یعنی ترازو) میں ہلکی ہو جائیں گی تو گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک پرچہ اپنے پاس سے نکال کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے، تو اس سے نیکیوں کا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کون ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرمائیں گے: میں تیرا نبی محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرُود ہے جو تو نے مجھ پر بھیجا تھا۔ (موسوعہ ابن ابی دنیا، 1/92، حدیث: 79 ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عاشقِ اکبر کی خدمت میں بُخار کی حاضری

بُخاری شریف، حدیث نمبر 3926 میں ہے: تمام مسلمانوں کی پیاری پیاری امی جان، حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہجرت (Migrate) فرما کر مدینۂ پاک تشریف لائے تو حضرتِ ابو بکر صدیق اور (مؤذّنِ

رسول) حضرتِ بلال رضی اللہُ عنہما کو بُخار ہو گیا۔ میں اِن دونوں کے پاس آئی اور میں نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی: "ابو جان! آپ کیسا محسوس فرمارہے ہیں؟" آپ یہ شعر پڑھتے:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

ترجمہ: ہر شخص اپنے گھر والوں کے درمیان صبح کرتا ہے۔
جبکہ موت اُس کے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہوتی ہے۔

اور حضرت بلال رضی اللہُ عنہ یوں کہتے:

ترجمہ: ﴿1﴾ کاش! میں پھر کبھی ایک رات (مکے کی) وادی میں گُزاروں اور میرے اِرد گرد اِذْخِر اور جَلیل نامی گھاس ہو۔ ﴿2﴾ کاش! پھر ایک روز (مکے میں) مَجَنَّہ نامی مقام کے چشمے پر جاؤں اور شَامَّہ اور طَفِیل نامی پہاڑیاں دیکھنا نصیب ہوں۔

حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: جب میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اِس بارے میں عرض کیا تو آپ نے یوں دُعا فرمائی: "اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ کَحُبِّنَامَکَّةَ اَوْ اَشَدَّ، وَصَحِّحْھَاوَبَارِکْ لَنَافِیْ صَاعِھَاوَ مُدِّھَاوَانْقُلْ حُمَّاھَا فَاجْعَلْھَا بِالْجُحْفَةِ یعنی اے اللہ پاک! تُو مدینے کو بھی ہمارے لیے مکے کی طرح پیارا بنادے بلکہ اُس سے بھی زیادہ اور ہمارے لئے مدینہ کو صحت افزا بنادے۔ ہمارے لئے یہاں کے صاع اور مُد (یعنی ناپ تول کے پیمانوں) میں بھی برکت عطا فرما اور بُخار کو یہاں سے جحفہ (ایک مقام کانام) کی طرف منتقل فرما۔" (بخاری، 2/601، حدیث: 3926)

مدینہ اِس لیے عطّار جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سَرْوَر مدینے میں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ على مُحَمَّد

یَثْرِب کو طیبہ بنانے والے

مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے، مدینہ منورہ وَباؤں اور بیماریوں کا گھر تھا، آپ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے قدمِ پاک نے وہاں سے وباؤں (یعنی بیماریوں) کو نکال کر وہاں کی مٹّی کو بھی شِفا بنا دیا، (پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) فرماتے ہیں: ہمارے مدینے کی مٹی بیماروں کو شفا دیتی ہے۔

(وفاء الوفاء، 1/69۔ مراٰۃ المناجیح، 2/178)

برادرِ اعلیٰ حضرت، مولانا حَسَن رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے ۔۔۔ اُٹھا لے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے

مدینہ کو اَب یَثْرِب نہیں کہہ سکتے

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مدینۂ طَیّبہ کو یثرب کہنا ناجائز و مَمنوع و گُناہ ہے اور کہنے والا گُناہ گار۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو مدینہ کو یثرب کہے اُس پر توبہ واجب ہے۔ مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔

(مسند امام احمد، 6/409، حدیث: 18544۔ فتاویٰ رضویہ، 21/116)

علامہ مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینۂ طیبہ کا یَثْرِب نام رکھنا حرام ہے کہ یَثْرِب کہنے سے اِستِغْفار کا حکم فرمایا اور اِستِغْفار گناہ ہی سے ہوتی ہے۔ (التیسیر شرح جامع الصغیر، 2/424)

امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں فرمایا کہ جو مدینے کو ایک بار "یثرب" کہے وہ بطورِ کفّارہ دَس بار "مدینہ" کہے۔ (تاریخ کبیر، 6/62، حدیث: 8282) خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا جَمیلُ الرحمن رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی نعتیہ کتاب "قبالۂ بخشش" میں کتنے خوبصورت انداز

میں ذکرِ مدینہ فرماتے ہیں:

یارب مِرے دِل میں ہے تمنائے مدینہ
اِن آنکھوں سے دِکھلا مجھے صحرائے مدینہ

کیوں طیبہ کو یثرب کہوں ممنوع ہے قطعاً
موجود ہیں جب سیکڑوں اَسمائے مدینہ

یاد آتا ہے جب روضۂ پُرنور کا گنبد
دِل سے یہ نکلتی ہے صدا ہائے مدینہ

ایسا مِری نظروں میں سما جائے مدینہ
جب آنکھ اُٹھاؤں تو نظر آئے مدینہ

بُلوا کے مدینے میں جمیلِ رَضوی کو
سگ اپنا بنالو اِسے مولائے مدینہ

(قبالۂ بخشش، ص233-235)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

بُخار نے اِجازت مانگی

حضرت بی بی اُمِّ طارق رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرتِ سَعد رضی اللہُ عنہ کے ہاں تشریف لائے اور گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب فرمائی، (سلام کیا) حضرت سَعد رضی اللہُ عنہ خاموش رہے، دوبارہ ایسا ہوا پھر حضرت سَعد رضی اللہ عنہ خاموش رہے، جب تیسری بار بھی حضرت سَعد رضی اللہ عنہ خاموش رہے تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم واپس تشریف لے جانے لگے تو حضرت سَعد رضی اللہُ عنہ نے مجھے بھیجا اور فرمایا: مجھے (حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو) جواب دینے سے کسی چیز نے نہیں روکا بلکہ میں یہ چاہتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہم پر مزید سلام اِرشاد فرمائیں (یعنی مزید سلامتی کی دُعا سے نوازیں)۔[1] پھر حضرت بی بی اُمِّ طارق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اِتنے میں مَیں نے دَروازے پر آواز سُنی کہ کوئی اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے لیکن نظر نہیں آرہا، اللہ پاک کی عطا

[1] . . . یہ گھر میں داخلے کی اجازت کا سلام تھا اِس کا جواب واجب نہیں۔

سے غیب کی خبریں دینے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تُو کون ہے؟ اُس نے عرض کیا: میں اُمِّ مِلدَم ہوں (یہ بُخار کی کُنیت ہے۔) حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تمہیں کوئی خوش آمدید نہیں، تم قُباوالوں کی طرف چلے جاؤ۔ اُس نے عرض کی: جی ٹھیک پھر وہ اُن کی طرف چلا گیا۔ (دلائل النبوہ للبیہقی، 6/158) ایک روایت میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُس سے پوچھا تُو کون ہے؟ تو اُس نے عرض کیا: میں بُخار ہوں، گوشت کھاتا اور خون پیتا ہوں۔ (فیض القدیر، 2/231، حدیث: 1617)

(یہ بُخار قباوالوں پر چھ دِن اور چھ راتیں رہا) اُن حضرات نے اللہ پاک کے رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں بُخار کے بارے میں عرض کیا اور اُن کا حال یہ تھا کہ اُن کے چہرے زَرد (یعنی پیلے) ہو چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے اللہ پاک سے دُعا کروں کہ وہ اِسے تم سے دُور فرمادے اور اگر تم چاہو تو اِسے رہنے دو یہ تمہارے بقیہ گُناہ جھاڑ دے گا؟ اُنہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! پھر اِسے رہنے دیجئے۔ (الترغیب والترہیب، 4/153، حدیث: 81)

غلاموں کی عیادت

غَمزدوں کے غم دور کرنے والے خوش اَخلاق آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم (قُباوالوں کے عرض کرنے پر) ایک ایک کرکے اُن کے گھر میں داخل ہوتے اور اُن کیلئے عافیت کی دُعا فرماتے، جب آپ واپس تشریف لانے لگے تو ان میں سے ایک عورت آپ کے پیچھے آئی اور عرض کی: آپ کو اُس خدائے پاک کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے! میں بھی انصار میں سے ہوں آپ میرے لئے بھی ویسی ہی دُعا فرمایئے، جیسے اَنصار (صحابہ کرام علیہمُ الرِّضوان) کے لئے فرمائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اگر چاہو تو میں

تمہارے لئے دُعا کروں کہ اللہ پاک تمہیں عافیت عطا فرمائے اور اگر چاہو تو صبر کرو تو تمہارے لئے جنّت ہے اِس پر اُنہوں نے عرض کی: میں صبر کرتی ہوں اور میں جنّت پر کسی شے کو ترجیح نہیں دیتی۔(الادب المفرد، ص 132، حدیث: 502)اللہ ربُّ الْعِزَّت کی اُن سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا ۔۔۔ دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمد
اجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا ۔۔۔ بڑھی ناز سے جب دعائے محمد
(حدائقِ بخشش، ص66)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

غوثِ اعظم نے بُخار کو بھگا دیا

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے ہمارے غوثِ اعظم حضرتِ شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بے شمار کمالات سے نوازا ہے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ابُو الْمَعالی احمد مُظفَّر بن یُوسُف بغدادی حنبلی آئے اور کہنے لگے کہ میرے بیٹے ”محمد“ کو پندرہ مہینے سے بخار ہو رہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جاکر اُس کے کان میں کہہ دو ”اے اُمِّ مِلدَم (یہ بُخار کی کنیت ہے)! تم سے عبد القادر (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: میرے بیٹے سے نکل جاؤ۔“ اُنہوں نے کہا کہ جس طرح مجھے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا تھا، میں نے اِسی طرح کہا تو اُس دن کے بعد کبھی بُخار نہیں آیا۔ بار گاہِ غَوثِیَّت مآب میں رہنے والوں نے اُن سے دو سال کے بعد بچے کے بُخار کے بارے میں پوچھا تو بتایا کہ اُس دِن سے بُخار کبھی لوٹ کر نہ آیا۔
(بہجۃ الاسرار، ص153)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر ۔۔۔ بول بالا ہے تیرا ذِکر ہے اُونچا تیرا
(حدائقِ بخشش، ص28)

بُخار اور طاعون

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السّلام میرے پاس بُخار اور طاعون لے کر آئے، میں نے بُخار مدینے میں روک لیا اور طاعون کو شام کی طرف بھیج دیا۔ لہٰذا طاعون میری اُمّت کے لئے شہادت اور کافر پر عذاب ہے۔(مسند امام احمد، 7/ 393، حدیث:20793)

دو رِوایتوں میں مُناسبت

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! مسجدِ قُبا شریف اَب مدینۂ پاک میں داخل ہے جبکہ پہلے مسجدِ قبا مدینۂ پاک میں شامل نہ تھی، اوپر بیان کی گئی حدیثِ پاک اور اِس روایت میں مناسبت بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ جلالُ الدین سُیُوطی شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: (ایک روایت میں ہے بُخار کو مدینے سے قُبا کی طرف بھیج دیا اور دوسری روایت میں ہے کہ بُخار کو مدینہ میں روک لیا) یہاں اَحادیث میں تطبیق (یعنی مناسبت بیان کرنا) ضروری ہے کیونکہ بظاہر یہ حدیث پہلے والی حدیث کے مُخالِف ہے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھ پر یہاں دو باتیں ظاہر ہوئیں: ﴿1﴾ سب سے پہلے جب نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینۂ پاک تشریف لائے اور اپنی مبارک دُعا سے بُخار کو ”جُحفہ“ اور ”خُمّ“ کی طرف منتقل فرمادیا تو اِس کا جواب یہ ہے کہ جب جبرائیل علیہ السّلام نے اِن دونوں بیماریوں کو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر پیش کیا تو ضروری تھا کہ مدینۂ پاک میں کوئی ایک باقی رہے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بُخار کو اِختِیار فرمایا اور طاعون کو شام کی طرف بھیج دیا کیونکہ بُخار کا نقصان طاعون کے مقابلے میں کم ہے اِسی لئے بخار مدینۂ پاک حاضر ہوا اور بیشک رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِنتقال شریف سے قبل بُخار نے حاضری دی تھی اور اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو

واقعۂ اِفْک میں بُخار ہو گیا تھا اور صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی بارگاہوں میں بھی بخار نے حاضری دی لیکن طاعون کبھی کسی وقت (مدینے میں) نہیں آیا یہی وجہ میرے نزدیک زیادہ مضبوط ہے۔ ﴿2﴾ اور دوسری وجہ میرے نزدیک یہ ہے کہ اللہ پاک کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جس بُخار کو مدینۂ پاک سے دور فرمادیا تھا وہ ایک خاص قسم کا بُخار تھا جو بہت شدید ہلاک کر دینے والا تھا اِس کو جُحفہ کی طرف منتقل فرمادیا نہ کہ مکمل طور پر بُخار کو دور فرمادیا تھا۔ (کشف الغمی فی فضل الحمی، ص5-6 ملخصًا)

جُحفہ کہاں ہے

حضرت علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جُحفہ مکہ و مدینہ کے دَرمیان شام کی جانب ہے۔ جُحفہ کے معنی ہیں سیلاب کا بہاؤ، یہاں ایک دفعہ زَبردست سیلاب آیا تھا اِس لیے جُحفہ نام ہوا، اَصلی نام ”مَھْیَعَہ“ ہے اِسے ”مَھْیَعَہ“ نامی ایک شخص نے آباد کیا تھا۔

(مرقات المفاتیح، 5/390، تحت الحدیث: 2516)

کالے رنگ والی عورت

صحابی ابنِ صحابی، جنّتی ابنِ جنّتی حضرت عبدُاللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مدینۂ پاک کے بارے میں خواب دیکھا اور فرمایا میں نے ایک کالی، بکھرے بالوں والی عورت دیکھی کہ مدینے سے نکلی حتّٰی کہ مَھْیَعَہ میں اُتر گئی، میں نے اِس کی تعبیر یہ کی کہ مدینۂ منورہ کی وَبا مَھْیَعَہ کی طرف منتقل ہو گئی، مَھْیَعَہ جُحفہ کا نام ہے۔ (بخاری، 4/422، حدیث: 7039)

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص مکے سے مدینے آیا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اُس سے اِرشاد فرمایا: کیا تم نے راستے میں کسی کو دیکھا ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: ایک

کالے رنگ کی عورت کو، اِرشاد فرمایا: وہ بُخار تھا اور وہ آج کے بعد کبھی لوٹ کر (مدینے میں) نہیں آئے گا۔(شرح الزرقانی علی موطا، 4/309، تحت الحدیث:1714)

بابرَکت بخار

امام سَمْہُودِی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابھی جو بُخار مدینۂ پاک میں موجود ہے یہ بیماری والا بُخار نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے رَب کی رحمت ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی دُعا کی وجہ سے گُناہوں کو مِٹانے والا ہے۔(فیض القدیر، 4/14، تحت الحدیث:4388)

اے عاشقانِ رسول! رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم جب مدینۂ پاک تشریف لائے تو ہماری پیاری اَمّی جان حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا اور کئی صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو بخار ہوگیا، سردارِ مکۂ مکرمہ، سرکارِ مدینۂ منورہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی مبارک دُعا کا یہ اَثر ہوا کہ آج پورے عرب شریف بلکہ یوں کہئے کہ پوری دُنیا میں آب وہوا سمیت ہر طرح سے مدینہ منورہ "بہترین جگہ" ہے۔ بلکہ یہاں کی تو مِٹی میں بھی شفاوبرکت ہے۔

خاکِ مدینہ کی برکتیں

جذبُ الْقُلُوب میں ہے: اللہ پاک نے مدینۂ پاک کی مِٹّی اور پھلوں میں شِفا رکھی ہے اور کئی احادیثِ مبارکہ میں آیا ہے، خاکِ مدینہ میں ہر مَرَض سے شِفا ہے اور بعض احادیثِ مبارکہ میں "مِنَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ" یعنی کوڑھ اور پھُلْبَہری (یعنی بَرَص) سے شِفا کا ذکر ہے اور بعض "اخبار" میں مدینے کے ایک خاص مقام "صُعَیب" (عوام اس جگہ کو "خاکِ شفا" بولتے ہیں) کا تذکرہ ہے بعض روایات میں ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے بعض صحابہ کو حکم فرمایا کہ وہ اِس خاک سے بُخار کا علاج کریں۔ بُزرگوں سے اِس خاص

مقام ''صُعَیب'' کی خاک مبارک سے علاج کی حکایات بھی ملتی ہیں۔(جذب القلوب، ص27ملخصاً)

امام ابنِ بَطّال رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو مدینۂ پاک میں رہے وہ اِس کی مٹی اور باغات میں ایسی خوشبو پائے گا جو اِس کے علاوہ اور کہیں نہیں ہوتی۔

(شرح الزرقانی علی موطا، 4/308، تحت الحدیث:1714)

کوڑیوں کوڑھیوں کے لیے کوڑھ دُور	اچھا چنگا وہ خاصہ بَھلا کر چلے

سال بھر کا بُخار ایک دن میں جاتا رہا

حضرتِ شیخ مَجدُ الدِّین فیروز آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میر ا غلام سال بھر سے بُخار میں مبتلا تھا، میں نے (مقامِ صُعَیب (یعنی ''خاکِ شفا'' سے) خاکِ مدینہ لی اور پانی میں (تھوڑی سی) گھول کر پلائی، اَلحمدُ لِلّٰہ اُسی دِن شفایاب ہو گیا۔(جذب القلوب، ص27)(اَفسوس! وہ مُبارَک جگہ اَب چُھپادی گئی ہے، بسا اوقات عُشّاق کھود کر ''خاکِ شِفا'' حاصِل کر لیتے ہیں، مگر انتِظامیہ ڈامَر وغیرہ ڈال کر پھر سے بند کر دیتی ہے۔)

اے خاکِ مدینہ ! ترا کہنا کیا ہے	تجھے قُربِ شاہِ مدینہ مِلا ہے
شَرَف مصطفٰے کے قَدَم چُومنے کا	تجھے بارہا خاکِ طیبہ مِلا ہے
مُعَطَّر ہے کتنی تُو خاکِ مدینہ	کہ خوشبوؤں سے ذرّہ ذرّہ بسا ہے
لگاؤ تم آنکھوں میں خاکِ مدینہ	کوئی اِس سے بہتر بھی سُرمہ بَھلا ہے!
مریضو! اُٹھا کر کے خاکِ مدینہ	کو لے جاؤ! اِس میں یقیناً شِفا ہے
مدینے کی مٹّی ذرا سی اُٹھاکر	پیو گھول کر ہر مَرَض کی دَوا ہے
عقیدت سے خاکِ مدینہ بدن پر	مَلو تُم ہر اِک دَرد کی یہ دَوا ہے
ہمیں موت خاکِ مدینہ پر آئے	اِلٰہی! یہ تجھ سے ہماری دُعا ہے
مِری نَعش پر آپ خاکِ مدینہ	چِھڑکنا مِرے ساتھیو! اِلتِجا ہے

پسِ مَرگ مولیٰ تُو مٹّی ہماری ملا خاکِ طیبہ میں یہ اِلتجا ہے
بدن پر ہے عطّار کے خاکِ طیبہ
پَرے ہَٹ جہنّم ترا کام کیا ہے (وسائلِ بخشش ص465)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علىٰ مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بَرَکت سے مدینہ شریف بابرکت بنا، یہاں کا مُہلِک بخار دور ہوا اور یہ شہر "سلامتی والا شہر" بنا، البتہ عمومی بخار و بیماری کو مدینے میں رہنے دیا کیونکہ یہ اللہ پاک کی رحمت سے گناہ مٹاتے اور درجات میں اضافہ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صحابۂ کرام نے بخار کے فضائل سن کر تمنا کی کہ انہیں بھی یہ فضیلت حاصل ہو۔

بُخار مانگ لیا

حضرت اُبَی بن کَعب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بار گاہِ رسالت میں عرض کی کہ "بُخار کا اجر و ثواب کیا ہے؟" ارشاد فرمایا: جب تک بخار میں مُبتلا شخص کے پاؤں لڑ کھڑاتے رہتے ہیں اور وہ پسینے میں شرابُور رہتا ہے اسے نیکیاں ملتی رہتی ہیں۔ یہ سن کر میں نے بار گاہِ الٰہی میں دعا کی: "اے پروردگار! میں تجھ سے ایسے بخار کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے، تیرے گھر کا حج کرنے اور نماز باجماعت کے لئے مسجد نبوی میں جانے سے رُکاوٹ نہ بنے۔" راوی کہتے ہیں: "آپ رضی اللہُ عنہ کی یہ دُعا ایسی مقبول ہوئی کہ اس کے بعد آپ رضی اللہُ عنہ کو ہر وقت بخار ہی رہتا تھا۔" (معجم کبیر، 1/ 200، حدیث:540)

ہمیشہ بخار میں رہنے کی دعا

جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: "بخار گناہوں کا کفارہ ہے۔"

تو حضرتِ زید بن ثابت رضی اللہُ عنہ نے ہمیشہ بخار میں رہنے کی دعا کی۔ چنانچہ انتقال فرمانے تک آپ رضی اللہُ عنہ پر بخار کی کیفیت طاری رہی (قوت القلوب، 2/49) چند انصاری صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے بھی یہی دعا کی تو ان پر بھی (انتقال فرمانے تک) بخار کی کیفیت طاری رہی۔ (قوت القلوب، 2/49) اللہ ربُّ العِزَّت کی اُن سب پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

بخار اور سر درد کا ثواب

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: ایک شخص کو دردِ سر اور بخار ہوتا ہے اور اس کے گناہ اُحد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں، پھر جب یہ اس سے جدا ہوتے ہیں تو اس کے گناہوں میں سے ایک ذرہ بھی باقی نہیں ہوتا۔ (شعب الایمان، 7/176، حدیث: 9903)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دیگر بیماریاں ایک یا دو عُضو کو ہوتی ہیں مگر بخار سر سے پاؤں تک ہر رگ میں اثر کرتا ہے، لہذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو معاف کرائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/413 بتغیر)

ایک روایت میں ہے: بندۂ مومن بیماری میں مُبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ یہ بیماری اُسے گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔ شعب الایمان، 7/166، حدیث: 9863)

پسندیدہ دَرد

حضرت ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ نے اِرشاد فرمایا: مجھے بُخار کے درد سے زیادہ کوئی درد پسندیدہ نہیں کیونکہ یہ آدمی کے ہر جوڑ میں داخل ہوتا ہے اور بیشک اللہ پاک اِس کا اَجْر جسم کے ہر عضو کو اُس کے درد کی مقدار برابر عطا فرماتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 7/99، حدیث: 10922)

دس دن بخار میں رہنے والے کی شان

ایک اور روایت میں ہے: جس کو تین رات بُخار رہا وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسا جس دن اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا تھا اور جس کو دس دن بُخار رہا تو آسمان سے اعلان کیا جاتا ہے بیشک تیرے پچھلے گناہوں کو بخش دیا گیا اپنا عمل دوبارہ شروع کر۔

(کنزالعمال، جزء:3، 2/132، حدیث:6766)

غوثِ پاک کا مرید بننے میں دیر نہ کریں

چند سال پہلے کا واقعہ ہے ایک نوجوان عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو گیا، چند دن بعد اُس کی شادی تھی کہ اُسے بُخار نے آلیا، بہر حال جیسے تیسے شادی ہو گئی۔ ولیمے کی تقریب میں بھی وہ بیچارہ بیمار ہی تھا۔ شادی کے پانچ یا سات دن کے بعد قضائے الٰہی سے اُس کا انتقال ہو گیا۔ اُس وقت مدنی چینل نہیں تھا، امیرِ اہلِ سنّت کے آڈیو بیانات کی کیسٹیں مکتبۃُ المدینہ پر ہدیۃً دستیاب ہوتی تھیں۔ وہ نوجوان امیرِ اہلِ سنّت کے بیانات بکثرت سنا کرتا اور آخری وقت میں بھی امیرِ اہلِ سنّت کا بیان چلاتا تھا، امیرِ اہلِ سنّت اُس کے گھر والوں سے تعزِیَت کے لئے تشریف لے گئے تو گھر کے افراد نے بتایا کہ یہ آپ کا بیان بار بار سنتا اور آپ کے ذریعے حضورِ غوثِ پاک شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا مُرید ہونے کے لئے پُکارتا رہا پھر کلمہ و اِستِغْفار اور توبہ کرکے اُس نے دَم توڑ دیا۔ (آڈیو بیان: چار مدنی پھول) اللہ کریم! مرحوم کی بے حساب مغفِرت فرمائے۔

اے عاشقانِ رسول! حضورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا مُرید بننے میں نقصان کا کوئی پہلو نہیں، فائدہ ہی فائدہ ہے کہ اللہ والوں کی نسبت دُنیا اور آخرت میں فائدہ پہنچاتی ہے۔ حضورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے سلسلے میں شامل ہونے کی بَرَکات کا مطالعہ کرنے کے لئے

امیرِ اہلِ سنّت کا رسالہ ''مُنّے کی لاش'' پڑھئے۔ البتہ آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے غوثِ پاک کے ایک مُرید کی ایسی مدنی بہار پیش کی جاتی ہے کہ پڑھ کر آپ جُھوم اُٹھیں گے، ان شاءاللہُ الکریم۔

غوث و رَضا کے دیوانے کی مدنی بہار

لانڈھی (کراچی، پاکستان) کے علاقے میں غوثِ پاک کا ایک دیوانہ رہا کرتا تھا جس کا نام ''غلام نبی قادری'' تھا، وہ مسلکِ اعلیٰ حضرت اور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی نسبت پر بڑا مضبوط تھا۔ ایک بار لانڈھی میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے سنتوں بھرے بیان کے سلسلے میں اجتماع تھا۔ غلام نبی قادری بُخار کی حالت میں گاڑیوں میں جاجا کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچارہا تھا۔ جب بیان کا وقت آیا تو وہ چادر اوڑھ کر بیان میں بیٹھ گیا۔ دو دِن بعد امیرِ اہلِ سنّت کو اطلاع ملی کہ اُس دیوانے کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ آدھی رات کو اُس کے گھر تشریف لے گئے، امیرِ اہلِ سنّت فرماتے ہیں: میں نے کئی مَیِّتیں دیکھی ہیں۔ مگر اِس قدر بارونق و روشن چہرہ کبھی نہیں دیکھا، پھول کی طرح کِھلا ہوا نورانی چہرہ جیسے ابھی ابھی سویا ہے۔ کئی عاشقانِ رسول کا بیان ہے کہ لگتا ہی نہیں کہ یہ کوئی مَیِّت ہے بلکہ ایسے آرام سے لیٹا ہوا ہے جیسے سو رہا ہو۔ اُس کی میّت کے ارد گرد اسلامی بھائی نعتیں پڑھ رہے تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت فرماتے ہیں: ایسا لگتا ہے وہ بازی جیت گیا ہے۔ اللہ ربُّ العِزّت کی اُس پر رحمت ہو اور اُس صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

تمہیں لطف آ جائے گا زندگی کا ۔۔۔ قریب آ کے دیکھو ذرا مَدنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِن شاءَ اللہ ۔۔۔ تم اپنائے رکھّو سدا مَدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

مجھے ایک ایسی بستی کی طرف (ہجرت کا) حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (یعنی سب پر غالب آئے گی) لوگ اسے "یَثْرِب" کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے، (یہ بستی) لوگوں کو اس طرح پاک وصاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔

(بخاری، 1/617، حدیث:1871)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

+92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net